ا

Abstract

عنوان ''قانون ممانعت تصرف کا شرعی دائرہ اثر'' کے تحت لکھے جانے والے تحقیقی مقالے کی تفصیلات کی تلخیص پیش کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہاں لفظ حجر کی لغوی، اصطلاحی اور قانونی تعریفات کی تعیین سے اس کے مفہوم کی وسعت ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ قانون ممانعت تصرف کی حجیت، مقصدیت اور افادیت قرآن وسنت اور فقہائے اسلام کی آراء کی روشنی میں بیان کی گئی ہے جس کی مدد سے کم سنی، دیوانگی، افلاس اور سفاہت وغیرہ کو علمائے امت کے نزدیک حجر کیے جانے کے اسباب وموجبات قرار دیا گیا ہے۔ سفاہت کا موجب حجر ہونے کی وجہ سے یہ بات ثابت کی جاتی ہے کہ دولت وثروت کا مبذرانہ ومسرفانہ استعمال وہی لوگ کرتے ہیں جو عاقل بالغ ہونے کے باوجود سفیہ، غافل اور لاپرواہوں نیز یہ امر مدلل طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام فرد کو خود نقصان اٹھانے اور مفاد عام کا نقصان کرنے کی اجازت نہیں دیتا تو جو لوگ اپنے کسی مالی تصرف اور حق ملکیت کے استعمال سے خواہ مخواہ دوسروں کو ضرر پہنچاتے ہوں وہ انجام کار سے ناواقف اور عاقبت نااندیش واقع ہوتے ہیں اور ان پر حجر عائد ہونے کا باعث یہی چیز ہے۔

ممانعت تصرف کے مذکورہ اسباب کی بناء پر مال ودولت میں تصرف اور ملکیت سے انتفاع کے حق سے محروم رہنے والوں کے مالی امور کی سرپرستی ان کے قرابت دار یا حکومت وعدالت کے کارندے اس انداز سے کریں گے کہ نگرانی کی صورت میں برآمد ہونے والے نتائج ان مجورین اور عامۃ الناس کے حق میں مفید ثابت ہوں اور جب ان میں ذہنی پختگی آجائے، مالی معاملات بہترین ذاتی اور اجتماعی مفادات میں طے کرنے کا ہنر سیکھ لیں تو راشد اور معاملہ فہم خیال کرتے ہوئے ان کے مالکانہ تصرفات پر سے حجر برخاست کیا جائے گا۔

الغرض! حجر کی تنفیذ وتعمیل کی غرض وغایت اور افادیت دولت (جو قوام حیات ہے) کے ضیاع کی روک تھام، ضرر رسانی کا تدارک اور مالی تصرفات کے اعتبار سے مجور التصرف لوگوں کی عادات واطوار کو سنوارنا اور ان کی اصلاح وتربیت کرنا ہے۔